ماہ رمضان اور اعمال صالحہ

ماہ رمضان اور اعمال صالحہ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ.

اما بعد :

عبادت گزاروں کے لیے ماہ رمضان کا دخول ایک عظیم سنہري موقع اور فرصت ہے، وہ رمضان میں دن کو موقع غنیمت سمجھتے ہوئے روزہ رکھتے اور علم تعلیم حاصل کرتے ہیں تو اس کی راتوں میں کھانا پینا اور نماز اور دعاء میں مشغول رہتے ہیں، اور پھر وہ شخص جس کا گزرا ہوا کل بھی آج کے دن جیسا ہو وہ شخص تو کم سمجھ ہے، اور اسی طرح جس کے ہاں رمضان بھی شعبان کی طرح تھا وہ بھی کم سمجھ ہے.

لھذا مسلمان شخص کو تو اس ماہ مبارک سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اسے سنہري موقع جانتے ہوئے اعمال صالحہ زیادہ سے زیادہ کرے اور چاہیے کہ اس میں وہ پہلے سے بہتر ہو اور اس کے بعد بھی اسے اس سے بہتر اور اچھا ہونا چاہیے جس میں وہ تھا، سلف صالحین کا رمضان اور غیر رمضان میں عبادت گزاري کے اندر تو عجیب حال ہوتا تھا :

حماد بن سلمہ رحمہ کہتے ہیں : کہ ہم سلیمان التیمی رحمہ اللہ تعالی کے پاس اطاعت و عبادت کے اوقات میں آتے تو انہیں اطاعت کے کاموں میں ہی مشغول پاتے، اگر نماز کا وقت ہوتا تو نماز ادا کر رہے ہوتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو انہیں یا تو باوضوء پاتے اور یا پھر مریض کی تیمارداري کر کے واپس آتے ہوئے دیکھتے، یا پھر کسی جنازہ میں جاتے ہوئے دیکھتے، یا پھر مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتے، اور ہمارے خیال میں تو وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے.

اس ماہ مبارک میں عبادات اور اعمال صالحہ کی کئی اقسام و انواع ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیا کرتے اور ان کے صحابہ کرام اور ان کے طریقہ پر چلنے والے بھی ان کی اتباع کرتے تھے، ان اعمال میں سے چند ایک ذیل میں دیے جاتے ہیں :

1- قیام اللیل :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے بھی رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں. صحیح بخاري حدیث نمبر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (759).

اور ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب کوئی آدمی امام کے ساتھ اس کے جانے تک قیام کرتا ہے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے. جامع ترمذي (806) امام ترمذي نے اسے حسن صحیح کہا ہے، سنن نسائی (1364) سنن ابوداود (1375) سنن ابن ماجہ (1327).

اور حبیب ابو محمد کی بیوي رات کو اسے کہتی : رات بیت گئی حالانکہ ہمارے سامنے راستہ بہت لمبا اور دور کا ہے، اور ہمارا زادراہ بھی قلیل ہے اور نیک وصالح لوگوں کے قافلے ہم سے آگے نکل چکے ہیں، اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں.

اور محمد بن منکدر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

رات ہوتی ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں مجھے خوف محسوس ہوتا ہے، اور جب میں صبح کرتا ہوں تو اس سے میں اپنی ضرورت پوري کرتا ہوں.

اور جریج رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی اٹھارہ برس تک صحبت اختیار کی، اور جب ان کی عمر زیادہ ہوگئی اور بوڑھے ہو گئے تو وہ نماز میں کھڑے ہوتے تو کھڑے کھڑے سورہ بقرۃ کی دو سو آیات پڑھتے اور حرکت تک بھی نہیں کرتے تھے.

2- دعاء

فرمان باري تعالی ہے :

{اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میري بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی اور کامیابی کا باعث ہے}

اس آیت کا روزوں کی آیات کے درمیان آنا اس بات کی واضح اور کھلی دلیل ہے کہ اس ماہ مبارک میں دعاء جیسی عبادت کی بہت زیادہ اہمیت ہے.

اور دعاء عبادت ہے جو کہ بندے کی اپنے رب اور مالک کے سامنے محتاجگی کی دلیل ہے اور بندہ ہر حالت میں اپنی ضروریات وحاجات اپنے رب کے سامنے ہی پیش کرتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے دعاء کو عبادت کا نام دیتے ہوئے فرمایا :

{اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاري پکار قبول کرونگا یقینا وہ لوگ جو میري عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ورسوا ہو کر جہنم میں داخل ہونگے} غافر (60)

3- اعتکاف :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخري عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے. صحیح بخاري حدیث نمبر (1921) صحیح مسلم حدیث نمبر (1171).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی ـــ اعتکاف کی بعض حکمتیں بیان کرتے ہوئے - کہتے ہیں :

جب دل کی اصلاح اور استقامت ایسے طریقہ سے تھی جس کی منزل اللہ تعالی کی طرف جانا اور اسے مکمل طور پر اللہ تعالی کے لیے جمع کرنا اور اس کے خرابی کو ختم کرنے کے لیے مکمل طور پر اللہ تعالی کی جانب متوجہ اور لگاؤ ہے، تو پھر دل کی خرابیوں کو اس وقت تک درست نہیں کیا جاسکتا جب تک پوري طرح اللہ تعالی کی طرف متوجہ نہ ہوا جائے، اور زیادہ اور فضول کھانا پینا اور لوگوں سے زیادہ اور فضول میل جول اور فضول کلام کرنا اور زیادہ سونا اس خرابی کو زیادہ اور دل کو پراگندہ کرتی اور ہر وادي میں بکھیرتی اور اللہ تعالی تک جانے والی راہ کو کاٹتی یا پھر اس میں کمزوري پیدا کرتی تھی تو اللہ عزیز ورحیم کی رحمت کا تقاضا تھا کہ اپنے بندوں کے لیے روزے مشروع کرے جو ان کا فضول اور زیادہ کھانا پینا ختم کردے اور دل کو شھوات اور اللہ تعالی کی طرف جانے والی منزل سے روکنے والی اشیاء کے اختلاط سے خالی کردے، اور ان کے لیے اعتکاف مشروع کیا جس کا مقصد اور اس کی روح یہ ہے کہ دل اللہ تعالی کی طرف جھک جائیں

اوراس کی لیے خلوت اختیار کریں، اور مخلوق کے ساتھ مشغولیت کو منقطع کر کے صرف اللہ وحدہ کے ساتھ مشغول ہوں، وہ اس طرح کہ دل کے سارے ہم وغم اوراس کے خطرات کی جگہ اللہ تعالی کا ذکراوراس کی محبت اوراللہ تعالی کی طرف رجوع اورلاؤلگا کردل پر کنٹرول کرے....

دیکھیں زادالمعاد (2/86-87).

4- سخاوت اور تلاوت قرآن :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اورسب سے زیادہ سخی اس وقت تک ہوتے جب رمضان المبارک میں جبریل علیہ السلام سے ملتے اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین علیہ السلام کوہر رات مل کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں بھیجی گئی تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے. صحیح بخاري حدیث نمبر (6) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

قیامت دن روزہ اورقرآن مجید بندے کی سفارش کرینگے، روزہ کہے گا یارب میں نے اسے کھانے پینے اورشھوت سے روکے رکھا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر، اورقرآن مجید کہے گا : میں نے رات کے وقت اسے سونے سے روکے رکھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : توان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی. مسند احمد حدیث نمبر (6589) اس کی سند صحیح ہے.

ماہ رمضان قرآن مجید کا مہینہ ہے اس لیے مسلمان شخص کوچاہیے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرے، سلف صالحین رحمہ اللہ تعالی کا حال یہ تھا کہ وہ قرآن مجید کی طرف خاص کر توجہ کیا کرتے اورتلاوت کرتے اوراسی طرح جبریل امین علیہ السلام بھی رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے.

اورعثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ دن میں ایک بار قرآن مجید ختم کرتے، اورسلف میں سے بعض حضرات رمضان المبارک کے قیام میں ہر تین راتوں میں ایک بار قرآن کریم ختم کرتے، اوربعض سات راتوں میں اوربعض دس راتوں میں قرآن مجید مکمل کرتے تھے.

سلف حضرات نماز کے علاوہ بھی قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے، اورامام شافعی رحمہ اللہ تعالی رمضان المبارک میں ساٹھ بار قرآن مجید نماز کے علاوہ ختم کیا کرتے تھے، اوراسود رحمہ رحمہ اللہ تعالی ہر دوراتوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے.

اورابن عبدالحکم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ :

جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا توامام مالک رحمہ اللہ تعالی حدیث پڑھنا اوراہل علم سے مجلس کرنا ترک کردیتے اورقرآن مجید سے تلاوت شروع کردیتے تھے.

اورعبدالرزاق رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب رمضان المبارک شروع ہوتا توسفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سب عبادات چھوڑ کر صرف قرآن مجید کی تلاوت کی طرف متوجہ ہوجاتے.

اورامام زہری رحمہ اللہ تعالی کی حالت یہ تھی کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا توحدیث کی مجالس اوراہل علم سے دور بھاگتے اورقرآن مجید سے تلاوت کی طرف متوجہ ہوجاتے.

ابن رجب رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تین یوم سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کی نہی دوام اوراس پر ہمیشگی کرنے کی بنا پر ہے ، لیکن فضیلت کے اوقات مثلاماہ رمضان اور خاص کروہ راتیں جن میں لیلۃ القدر کی تلاش ہوتی ہے ، یاپھر فضیلت والی جگھوں پر مثلامکہ مکرمہ میں دوسرے ملکوں اورشہروں سے آنے والے لوگوں کے لیے جگہ اور زمانے کی فضیلت کومدنظر رکھتے ہوئے اسے فرصت جان کرقرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرنی مستحب ہے .

5– ماہ رمضان کا عمرہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاري عورت کوفرمایا :

(تجھے میرے ساتھ حج کرنے سے کس چیزنے روکا ؟ تواس عورت نے جواب میں عرض کیا : ہمارے پاس پانی لانے والااونٹ تھا ابوفلاں اوراس کے بیٹے (اپنے بیٹے اورخاوند کی طرف اشارہ) نے ایک اونٹ پر حج کیا ، اورہمارے لیے اس نے ایک اونٹ رہنے دیا جس پر ہم پانی لاتے تھے ، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب رمضان آئے توتم عمرہ کرلینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے) اورایک روایت میں ہے : میرے ساتھ حج کرنے کے برابر . صحیح بخاري حدیث نمبر (1690) صحیح مسلم حدیث نمبر (1256) .

ناضح اس اونٹ کوکہتے ہیں جوپانی کے لیے استعمال کیا جائے .

6– غیبت ، چغلی اورگناہ ترک کرنا

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جوکوئی بھی جھوٹی بات اوراس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا ، تواللہ تعالی کواس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اورپینا ترک کرے . صحیح بخاري حدیث نمبر (1804) .

اورپھر روزے توسگرٹ نوشی ، اوربري صحبت اوربرائی وبے حیائی کے کاموں میں شب بیداري کوترک کرنے کی ایک فرصت ہے ، کیونکہ جب روزے دار کھانے پینے اوراللہ تعالی کے گھر مساجد میں نماز کی ادائیگی اورعبادت میں شب بیداري کرکے راتیں بسر کرتا ہے تواس میں اوربھی آسانی پیدا ہوتی ہے .

7– کھانا کھلانا :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اوراللہ تعالی کی محبت میں مسکین ، یتیم اورقیدیوں کوکھانا کھلاتے ہیں ، ہم توتمہیں صرف اللہ تعالی کی رضامندي اورخوشی حاصل کرنے کے لیے کھلاتے ہیں ، ہم نہ توتم سے بدلہ چاہتے ہیں اورنہ ہی شکرگزاري ، بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جواداسی اورسختی والاہوگا ، پس اللہ تعالی نے انہیں اس دن کی برائی سے بچالیا اورانہیں تازگی اورخوشی پہنچائی ، اورانہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اورریشمی لباس عطافرمایا} الدھر (8-12)

زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے بھی روزہ دار کی افطاري کروائی اسے اس جتنا ہی اجروثواب ملے گا اورروزے دار کے اجروثواب میں کمی نہیں ہوگی . جامع ترمذي حدیث نمبر (807) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1746) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے .

سلف صالحین رحمہ اللہ تعالی کھانا کھلانے کی حرص رکھتے اوراسے کئی عبادات مقدم کرتے تھے .

بعض سلف رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : میرے نزدیک اپنے دس ساتھیوں کو ان کے من پسند کھانے کی دعوت دینا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسے پسند ہیں اور جن سے اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔